فہمِ قرآن کورس

معلّم
فضیلۃ الشیخ ابونعمان بشیر احمد حفظہ اللہ

سلسلہ 1 عَمَّ (پارہ 30)

سبق 6

تعارف — الۡاِنۡشِقَاق

سورت کا تعارف

1 اس سورت کا نام پہلی ہی آیت ''اِنْشَقَّتْ'' سے لیا گیا ہے۔ اِنْشِقَاق مصدر ہے جس کا معنی پھٹ جانے کے ہیں۔ یہ سورت ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہے اس لیے اسے ''مکی'' سورت کہا جاتا ہے۔

2 اس سورت میں ایک رکوع، 25 آیات، 108 کلمات، اور 448 حروف ہیں۔

3 قرآنی ترتیب میں اس کا نمبر 84 اورنزول نمبر 83 ہے۔

4 **ربط:** گزشتہ ''سورۃ المطففین''میں معاشرہ میں پھیلی ہوئی ایک قبیح برائی کا ذکر تھا کہ گاہک کی آنکھ میں دُھول ڈال کر ناپ تول میں کمی وبیشی کرنا تو اس سورت میں بتلایا گیا ہے کہ کوئی دیکھے یا نہ دیکھے، لیکن اللہ دیکھ رہا ہے۔

اور گزشتہ سورت میں نامۂ اعمال کا ذکر تھا تو اس میں کامیاب لوگوں کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں اور ناکام لوگوں کو پیٹھ کے پیچھے دیا جائے گا۔

5 **خلاصۂ سورت:** اس سورت کے آغاز میں زمین وآسمان دو بڑی مخلوقوں کی حالت بیان کی گئی ہے کہ وہ ہمہ وقت اِذن الٰہی کی منتظر ہیں اور حکم ملتے ہی تمام نظام درہم برہم ہوجائے گا۔ اور آن واحد میں زمین ایک وسیع چٹیل میدان بن جائے گی۔ پھر ہر انسان کی محنت کا نتیجہ سامنے آجائے گا۔ اور کچھ کامیابی کی وجہ سے انتہائی خوشی ومسرت میں ہوں گے جبکہ بعض غم وذلت کی ہاتھوں مجبور ہوکر ہلاکت کو پکاریں گے۔

آیات کالفظي وبامحاوره ترجمه

اٰیاتها ۲۵ | ۸۴ سُوۡرَۃُ الۡاِنۡشِقَاقِ مَکِّیَّۃٌ ۸۳ | رکوعها ۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۙ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتۡ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اَلۡقَتۡ مَا فِیۡهَا وَ تَخَلَّتۡ ۙ﴿۴﴾

جب آسمان	پھٹ جائے گا	اوروہ کان لگائے ہوئے ہے	اپنے رب (کے حکم) کیلئے	اوراس کیلئے حق (یہی) ہے	اورجب	زمین	وہ پھیلادی جائے گی	اور	وہ ڈال دے گی	جوکچھ	اس میں ہے	اوروہ خالی ہو جائے گی

جب آسمان پھٹ جائیگا اور وہ اپنے رب کے فرمان کی تعمیل کرے گا اور اس کے لائق بھی یہی ہے اور جب زمین پھیلا دی جائیگی اور جو کچھ اس کے اندر ہے اسے باہر پھینک کر خالی ہوجائے گی

وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ ۝۵ يٰۤاَيُّهَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدۡحًا فَمُلٰقِيۡهِ ۝۶ فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ

اور وہ کان لگائے ہوئے ہے	اپنے رب کیلئے	اور اس کے لائق بھی یہی ہے	اے انسان!	بے شک تو	محنت کرنے والا ہے	اپنے رب کیطرف	خوب محنت	بالآخر ملنے والا ہے اس سے	پھر رہا وہ شخص	وہ دیا گیا	اپنا اعمال نامہ

اور وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی اور اس کیلئے حق یہی ہے (کہ وہ تعمیل کرے) اے انسان! بیشک تو اپنے رب کیطرف (پہنچنے میں) خوب کوشش کرنیوالا ہے آخر کار تو اسے مل کر رہے گا پھر جس کا اعمال نامہ

بِيَمِيۡنِهٖ ۝۷ فَسَوۡفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيۡرًا ۝۸ وَّيَنۡقَلِبُ اِلٰٓى اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ۝۹ وَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ

اس کے دائیں ہاتھ میں	تو عنقریب	اس سے حساب لیا جائیگا	آسان حساب	اور وہ لوٹے گا	اپنے اہل خانہ کیطرف	خوش خوش	اور رہا وہ شخص کہ	وہ دیا گیا	اپنا نامۂ اعمال

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے نہایت ہلکا حساب لیا جائے گا اور وہ ہنسی خوشی اپنے لوگوں کی طرف لوٹے گا اور رہا وہ شخص جس کو اس کا اعمال نامہ

وَرَآءَ ظَهۡرِهٖ ۝۱۰ فَسَوۡفَ يَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ۝۱۱ وَّيَصۡلٰى سَعِيۡرًا ۝۱۲ اِنَّهٗ كَانَ فِىۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ۝۱۳ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنۡ

پیچھے	اپنی پیٹھ کے	تو عنقریب	وہ پکارے گا	بڑی ہلاکت کو	اور وہ داخل ہوگا	بھڑکتی آگ میں	بیشک وہ	تھا	اپنے اہل وعیال میں	بہت خوش	بلاشبہ اس نے	سمجھا تھا	یہ کہ

پشت کی طرف سے دیا جائے گا تو وہ عنقریب موت کو پکارے گا اور بھڑکتی ہوئی آگ میں جا داخل ہوگا یقیناً وہ اپنے گھر والوں میں بہت مگن تھا اس نے یہی سمجھا تھا

لَّنۡ يَّحُوۡرَ ۝۱۴ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيۡرًا ۝۱۵ فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ۝۱۶ وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَ ۝۱۷

ہرگز نہیں وہ پلٹے گا (اللہ کی طرف)	کیوں نہیں!	بے شک	اس کا رب	تھا	اس کو	خوب دیکھنے والا	پس نہیں،	میں قسم کھاتا ہوں	(شام کی) سرخی کی	اور قسم کھاتا ہوں رات کی	اور جو کچھ	وہ سمیٹ لیتی ہے

کہ اس نے کبھی اللہ کی طرف پلٹنا ہی نہیں ہے، پلٹنا کیسے نہ تھا اس کا رب تو اس کے کرتوت دیکھ رہا تھا، پس میں شام کی سرخی کی قسم کھاتا ہوں، اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے

وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝۱۸ لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ۝۱۹ فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝۲۰ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ

اور چاند کی	جب	وہ پورا ہوجاتا ہے	یقیناً تم ضرور سوار ہوگے	ایک حال سے	دوسرے حال کو	پھر کیا ہے	ان کیلئے	نہیں	وہ ایمان لاتے	اور جب	پڑھا جاتا ہے	ان پر	قرآن

اور چاند کے مکمل ہوجانے کے وقت کی یقیناً تم ایک حالت سے اگلی حالت کو چڑھتے جاؤ گے پھر انہیں کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان پر قرآن کی تلاوت کی جائے

لَا يَسۡجُدُوۡنَ ۝۲۱ (السجدۃ) بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ۝۲۲ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُوۡعُوۡنَ ۝۲۳

نہیں وہ سجدہ کرتے	بلکہ	جنہوں نے	کفر کیا	وہ جھٹلاتے ہیں	اور اللہ	خوب جانتا ہے	جو کچھ	وہ (سینوں میں) محفوظ رکھتے ہیں

تو سجدہ نہیں کرتے بلکہ کافر لوگ تو (الٹا) جھٹلادیتے ہیں ، اور جو کچھ وہ دلوں میں محفوظ رکھتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے ،

فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝۲۴ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ۝۲۵

پس آپ خوشخبری دیدیں ان کو	دردناک عذاب کی	مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور عمل کیے	نیک	ان کیلئے	اجر ہے	نہ ختم ہونے والا

لہٰذا انہیں دردناک عذاب کی بشارت سنا دیجیے ، البتہ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے ان کیلئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے

اردو میں مستعمل قرآنی الفاظ

السَّمَآءُ	ارض وسماء، کتب سماویہ، آفات سماوی
انۡشَقَّتۡ	شق صدر، شق قمر، دیوار کا شق ہونا، ایک شق
حُقَّتۡ	حق، حقوق، حقائق، حقیقت، تحقیق، مستحق
مُدَّتۡ	مدّ، مدّہ، حروف مدّہ، شدّ ومدّ، امتدادِ زمانہ
تَخَلَّتۡ	خالی، خلوت، خلائی جہاز، انخلاء
فَمُلٰقِیۡهِ	ملاقات، ملاقاتی
حِسَابًا	حساب، محاسب، حساب وکتاب، احتساب، محتسب
مَسۡرُوۡرًا	سرور، مسرّت، مسرور، اعلان مسرت
وَرَآءَ	ماوراء، ماوراء النہر، ماوراء عدالت
یَدۡعُوۡا	دعا، داعی، دعوت، داعی الی الخیر، مدعو، مدعا علیہ

اَهۡلِهٖ	اہلیہ، اہل وعیال، اہل بیت، اہل خانہ، اہل محلہ، اہل علاقہ
بَصِیۡرًا	سمیع وبصیر، بصارت، صاحب بصارت، بصیرت افروز
اُقۡسِمُ	قسم، قسمیں کھانا
الَّیۡلِ	لیل ونہار، لیلۃ القدر
طَبَقًا	طبقہ، چودہ طبق، طبقات
قُرِئَ	قاری، قراءت، محفل حسن قرآءت
یَسۡجُدُوۡنَ	سجدہ، ساجد، سجدہ گاہ، سجادہ نشین، مسجود ملائکہ
یُکَذِّبُوۡنَ	کِذب بیانی، کاذب، کذّاب، تکذیب
فَبَشِّرۡ	بشارت، بشریٰ، مبشر، مبشرات
اَلِیۡمٍ	الم ناک، رنج والم، بڑا المیہ

مختصر گرائمر ولغت

انۡشَقَّتۡ	واحد مؤنث غائب، ماضی معلوم، مصدر ''اِنۡشِقَاقٌ'' (پھٹ جانا)
اَذِنَتۡ	واحد مؤنث غائب، ماضی معلوم، مصدر ''اِذۡنٌ'' (کان لگانا)
حُقَّتۡ	واحد مؤنث غائب، ماضی مجہول، مصدر ''حَقٌّ'' (ثابت ہونا، واجب ہونا)
مُدَّتۡ	واحد مؤنث غائب، ماضی مجہول، مصدر ''مَدٌّ'' (کھینچنا، لمبا کرنا)
اَلۡقَتۡ	واحد مؤنث غائب، ماضی معلوم، مصدر ''اِلۡقَاءٌ'' (ڈالنا)
تَخَلَّتۡ	واحد مؤنث غائب، ماضی معلوم، مصدر ''تَخَلٌّ'' (فارغ ہونا، چھوڑ دینا)
کَادِحٌ	واحد مذکر، اسم فاعل، مصدر ''کَدۡحٌ'' (محنت کرنا، مشقت کرنا)
مُلٰقِیۡهِ	واحد مذکر، اسم فاعل، مصدر ''مُلَاقِیَةٌ'' (ملاقات کرنا، ملنا)
اُوۡتِیَ	واحد مذکر غائب، ماضی مجہول، مصدر ''اِیۡتَاءٌ'' (دینا)
یُحَاسَبُ	واحد مذکر غائب، مضارع مجہول، مصدر ''مُحَاسَبَةٌ'' (حساب لینا)
یَسِیۡرًا	واحد مذکر، صفت مشبہ، مصدر ''یُسۡرٌ'' (آسان ہونا)
یَنۡقَلِبُ	واحد مذکر غائب، مضارع معلوم، مصدر ''اِنۡقِلَابٌ'' (لوٹنا، پلٹنا)

یَدۡعُوۡ	واحد مذکر غائب، مضارع معلوم، مصدر ''دُعَاءٌ'' (پکارنا)
یَصۡلٰی	واحد مذکر غائب، مضارع معلوم، مصدر ''صَلۡیٌ'' (آگ میں جلنا)
لَنۡ یَّحُوۡرَ	واحد مذکر غائب، مضارع منفی مؤکد بلَن، مصدر ''حَوۡرٌ'' (پلٹنا)
فَلَاۤ اُقۡسِمُ	واحد متکلم، مضارع منفی معلوم، مصدر ''اِقۡسَامٌ'' (قسم کھانا) شروع میں ''ف'' مستأنفہ اور لا زائد برائے تاکید ہے۔
وَسَقَ	واحد مذکر غائب، ماضی معلوم، مصدر ''وَسۡقٌ'' (مکمل ہونا، جمع کرنا)
اتَّسَقَ	واحد مذکر غائب، ماضی معلوم، مصدر ''اِتِّسَاقٌ'' (پورا ہونا، بھرنا)
لَتَرۡکَبُنَّ	جمع مذکر حاضر، مضارع معلوم بنون تاکید ثقیلہ، مصدر ''رُکُوۡبٌ'' (سوار ہونا) شروع میں لام تاکید ہے۔
لَا یَسۡجُدُوۡنَ	جمع مذکر غائب، مضارع منفی معلوم، مصدر ''سُجُوۡدٌ'' (سجدہ کرنا) شروع میں ''لا'' نفی کا ہے۔
یُوۡعُوۡنَ	جمع مذکر غائب، مضارع معروف، مصدر ''اِیۡعَاءٌ'' (چھپانا)
فَبَشِّرۡ	واحد مذکر حاضر، امر معلوم، مصدر ''تَبۡشِیۡرٌ'' (خوشخبری دینا) شروع میں ''ف'' سببیہ ہے۔

تفسیر وتشریح:

قیامت کا ایک منظر:

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ﴿۱﴾ وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ ﴿۲﴾ وَاِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ﴿۳﴾
وَاَلۡقَتۡ مَا فِیۡهَا وَتَخَلَّتۡ ﴿۴﴾ وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ ﴿۵﴾

اس کائنات میں حیرت انگیز حوادثات پیش آئے ہیں جن کا نام سن کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ لیکن ان سب حوادثات سے زیادہ شدید اور المناک حادثہ قیامت کا

ہوگا۔اس کی شدت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ انسانی نظر میں سب سے بڑی قوی مخلوق آسمان وزمین ہیں۔آسمان جس کی وسعت وبلندی کا صحیح تخمینہ بھی نہیں ہوسکتا، یہ پھٹ کر ریزہ ریزہ ہوجائے گا۔اور آسمان روزِ اول سے ہی اذن الٰہی کی طرف کان لگائے انتظار میں ہے کہ حکم ملتے ہی فوراً تعمیل کرے۔اور آسمان کا حق بھی یہی بنتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا خالق ومالک ہے اور یہ اس کی مخلوق ومملوک ہے اور مخلوق ومملوک کے لیے لازمی ہے کہ ہمہ وقت اپنے مالک کا حق ماننے کے لیے تیار رہے۔

قیامت کے دن یہی حال زمین کا ہوگا کہ خوف کی وجہ سے اپنے اندر قیمتی خزانے اور مدفون انسان بھی باہر نکال دے گی، سمندروں کا پانی آن واحد میں بھاپ بنا کر اُڑا دیا جائے گا اور پہاڑوں کی بلندیوں کو ریت بنا کر سمندروں کے کھدوں میں ڈال دیا جائے گا اور زمین کو کھینچ کر کئی گنا بڑھا دیا جائے گا اور تمام کرۂ ارض ہتھیلی کی طرح صاف اور برابر ہوجائے گی۔

جیسے کسی بڑے تھال میں ریت ڈال کر اس میں چھوٹے کھلونے چھپا دیں اور انگلیوں سے اونچی نیچی کئی سلوٹیں بنا دیں، پھر تھال کو اطراف سے پکڑ کر ہلائیں تو تمام چھپائے ہوئے کھلونے اوپر آجائیں گے اور سلوٹیں ختم ہوکر سطح برابر ہوجائے گی۔

یہ تمام ابتدائی احوال ہوں گے، پھر زمین آسمان سخت ہولناکیوں میں سے گزر کر تبدیل ہوکر رہ جائیں گے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

(ابراہیم :48)

’’جس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی، اور لوگ ایک زبردست اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔‘‘

انسان کی محنت اور اس کا نتیجہ:

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶

ان آیات میں انسان کی محنت اور اس کے نتیجہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ہر انسان بہت سی تمناؤں اور آرزوں کا بوجھ اُٹھائے ہوئے ہے۔اور ان کو پورا کرنے کے لیے زندگی بھر بے تاب رہتا ہے، لیکن شاید ہی کوئی انسان ہو جو تمام دلی تمناؤں کی تکمیل کرکے مطمئن زندگی گزارتا ہو۔بعض کی تمناؤں کا لیور صرف دنیا کے گرد گردش کرتا ہے اور بعض دنیا کے ساتھ آخرت کے متمنی بھی ہوتے ہیں، مثلاً:

بچپن میں عمدہ کھانے، پینے اور کھیل کی تمنائیں تھیں، پھر پڑھائی کے میدان کو عبور کرنے کی تمنائیں لاحق ہوگئیں، پڑھائی کی قدرے تکمیل کے بعد اچھی ملازمت کی آرزوں کا سلسلہ شروع ہوگیا، پھر جوانی کے جوبن میں پہنچ کر شادی کے ارمان انگڑائی لینے لگے اور شادی کے بعد اچھے مکان، اچھی گاڑی، وافر دولت اور اولاد کی تمناؤں کا طویل سلسلہ شروع ہوگیا، پھر اولاد کی پرورش اور تعلیم وتربیت کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا، اور تعلیم کا کچھ مرحلہ طے کرنے کے بعد اولاد کی ملازمت وتجارت اور پھر شادیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا اور اس کے ساتھ بڑھاپے اور بیماریوں کی دلدل میں الجھ گیا اور آہستہ آہستہ چلنے پھرنے سے عاجز آکر صاحب فراش ہوگیا اور آخر کار ہزاروں حسرتیں اور تمنائیں دل میں لے کر قبر میں جا پہنچا۔۔۔۔

قید حیات وبند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں (غالب)

اور موت کے بعد مشقتوں اور پریشانیوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوجاتا بلکہ پھر قبر اور حشر کی مشکلات میں گھر جاتا ہے۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مرجائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے (ابراہیم ذوق)

دوسری طرف نیک فطرت اور آخرت کے متلاشی کا بھی یہی حال رہتا ہے کہ مختلف مساجد، مدارس، رفاہ عامہ کے کام، دعوت وتبلیغ، تقریر وتحریر وغیرہ کی ہزاروں تمنائیں ہوتی ہیں جنہیں پورا کرنے کی ہزاروں کوششیں ہوتی ہیں اور آخر کار تکمیل سے قبل موت گھیر لیتی ہے۔اس طرح ہر انسان اپنے اپنے انداز میں مشکلات کی منازل طے کرتا اپنے رب کے حضور پہنچ جاتا ہے۔اس بات کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶

فَمُلٰقِيْهِ کی ضمیر کا مرجع لفظ ’’رب‘‘ ہو تو معنی ہوگا کہ انسان محنت ومشقت کرتے ہوئے آخر کار اپنے رب کو جا ملے گا۔اگر ضمیر کا مرجع لفظ ’’کدحا‘‘ ہو تو معنی ہوگا کہ انسان محنت ومشقت کرتے ہوئے آخر کار اپنی محنت ومشقت کا نتیجہ پا کر رہے گا۔

نتائج زندگی

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۷ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۹ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَاۗءَ ظَهْرِهٖ ۝۱۰ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝۱۱ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝۱۲ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۱۳ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝۱۴ بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝۱۵

کوئی انسان دنیا کے لیے جیتا ہے کوئی آخرت کیلئے۔دنیا کے لیے جینے والا دنیا کے لیے ہی محنت کرتا ہے اور آخرت والے کا اصل مقصود آخرت کی محنت ہوتی ہے۔اس طرح نتائج کے اعتبار سے بھی لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(1) **کامیاب لوگ:** یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے دن نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دے دیا گیا اور ان کی لغزشوں وخطاؤں کو نظر انداز کردیا گیا تو یہ یقینا کامیاب لوگ ہوں گے۔دربارِ الٰہی میں پیشی کے بعد خطاؤں کو نظر انداز کردینا یہ آسان حساب ہوگا۔البتہ جس سے اس کے جرموں کے بارے میں احتساب کرتے ہوئے پوچھ لیا گیا تو وہ تباہ وبرباد ہوجائے گا۔

جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ ’’جس کا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوگیا‘‘ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ

نہیں فرمایا:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ۷ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۙ۸

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ذَاكَ الْعَرْضُ يُعْرَضُونَ وَمَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ

''یہ تو پیشی ہوگی کہ مؤمن رب کے سامنے صرف پیش کیے جائیں گے، اور جس سے پوچھ گچھ ہوئی تو وہ مارا گیا۔'' (بخاری، التفسیر، حدیث: 4939)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سے حساب یسیر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: أَنْ يَنْظُرَ فِي كِتَابِهِ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ (مسند احمد، 48/6)

''اللہ تعالیٰ بندے کا اعمال نامہ دیکھے گا اور پھر اس سے درگزر فرمادے گا۔''

جب بندۂ مؤمن کو کامیابی کا پروانہ مل جائے گا تو وہ شاد و فرحاں اپنے اہل خانہ کی طرف یا جنت میں اس کی حور و غلمان کی طرف لوٹے گا تاکہ اس کی خوشی میں اہل خانہ بھی شریک ہوں اور رشتہ داروں سے مبارکبادی حاصل کرے جیسے اسکول میں فرسٹ آنے والا طالبعلم گھر کو خوشی سے دوڑ کر آتا ہے اور اپنی کامیابی کی خبر سناتا ہے۔

② ناکام لوگ: یعنی وہ باغی و مجرم لوگ جن کا دایاں ہاتھ تو گردن کے ساتھ جکڑا ہوگا اور بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ پھر وہ مجرم ذلت و رسوائی کی وجہ سے پیچھے چھپانے لگے گا تو بایاں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے سے نکال کر نامۂ اعمال تھما دیا جائے گا۔ اور یہ اس کے ناکام ہونے کی دلیل ہوگی تو وہاں ہلاکت و موت کی تمنائیں کرے گا، جیسے اللہ تعالیٰ نے ایسے مجرم کا نقشہ دوسری جگہ بیان فرمایا ہے:

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ۬ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۚ۲۵ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۚ۲۶ یٰلَیْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِیَةَ ۚ۲۷ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّیْ مَالِیَهْ ۚ۲۸ هَلَكَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ ۚ۲۹ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ۳۰ ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ ۙ۳۱ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ؕ۳۲ اِنَّهٗ كَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ ۙ۳۳ وَلَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ؕ۳۴ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ۙ۳۵ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۙ۳۶ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ۠۳۷ (الحاقۃ آیت 25 تا 37)

''لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی، وہ تو کہے گا کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی۔ اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔ میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔ (حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو۔ پھر اسے دوزخ میں ڈال دو پھر اسے ایسی زنجیروں جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے جکڑ دو۔ بیشک یہ اللہ عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہ دلاتا تھا پس آج اس کا نہ کوئی دوست ہے۔ اور نہ سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا ہے۔ جسے گنہگاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا۔''

ان لوگوں کی ناکامی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ دنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بغاوت میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ ان کے کبھی حاشیہ خیال میں بھی نہ آتا تھا کہ مرنے کے بعد کسی ذات کے سامنے پیش ہونا ہے۔ اور زندگی بھر کے کرتوت کا جواب دینا ہے۔ یقیناً اس کی تمام ضروریاتِ زندگی پہنچانے والا رب اس کے ہر کام سے بخوبی آگاہ ہے اس لیے وہ مکمل احتساب کرلے گا۔

مظاہر قدرت کی قسم:

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ۱۶ وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ۱۷ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ۱۸ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ۱۹

ان آیات میں کائنات کے چار عظیم مظاہر کی قسم کھائی گئی ہے اور ان کے ساتھ بعد والے جواب قسم کے مضمون کو مؤکد کیا گیا ہے۔ چنانچہ قسم اور جواب قسم میں مطابقت مندرجہ ذیل ہوسکتی ہے۔

① فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ۱۶: شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو غروب آفتاب کے بعد مغرب کی طرف آسمان پر ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی جس طرح سورج کی روشنی دن بھر کی جولانی کے بعد آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے اور آخر کار ہلکی سرخی باقی رہ جاتی ہے اور تھوڑی دیر بعد اس ہلکی سرخی پر بھی رات کی لمبی سیاہی چھا جاتی ہے، اسی طرح انسان کی زندگی میں جوانی کے بعد آہستہ آہستہ کمزوری شروع ہوجاتی ہے، پھر بڑھاپے اور بیماریوں کے گھراؤ کی وجہ سے کمزور سی زندگی کی رمق باقی رہ جاتی ہے۔ آخر کار موت کی سیاہی ہمیشہ کے لیے چھا جاتی ہے اور قبر کے اندھیروں میں چھپا دیتی ہے اور کچھ عرصہ بعد ایک بھولا ہوا خواب بن جاتا ہے۔

② وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ۱۷: دوسری قسم رات کی کھائی ہے۔ یعنی جس طرح دن کے بعد، رات کا آنا یقینی ہے اسی طرح زندگی کے بعد موت کا آنا بھی یقینی ہے۔ دن کی روشنی سے کوئی فائدہ اٹھائے یا نہ اٹھائے ہر صورت میں دن گزر جائے گا اور اس کے بعد رات کا اندھیرا چھا جائے گا۔ البتہ دن کی روشنی سے کوئی فائدہ اٹھا کر صحیح راستہ اختیار کرکے محنت و کوشش کرنے والے کو رات کے اندھیرے میں کوئی پریشانی لاحق نہ ہوگی کیونکہ اس نے دن کی روشنی میں رات کے آنے والے اندھیروں اور پریشانیوں کا انتظام کر رکھا ہوتا ہے۔ ایسا انسان رات کو مزے کی نیند کرے گا۔ اس کے برعکس دن کے وقت غفلت و بے پرواہی کرنے والا رات کے خوفناک اندھیروں میں پریشان ہوگا لیکن اس وقت پریشان و ندامت کا ازالہ نہ ہوسکے گا۔ اور قلق و بے چینی میں رات گزارے گا۔ جس طرح سورت العصر میں اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔

③ تیسری قسم کے لیے لفظ ''وَمَا وَسَقَ'' استعمال کیا گیا ہے۔ وَسَقَ کا معنی جمع کرنے کا ہے۔ یعنی دن کی روشنی میں تمام مخلوق اپنی ضروریات زندگی کے لیے منتشر ہوجاتی ہے اور رات کے آنے پر تمام اپنے گھروں، بلوں اور گھونسلوں کی طرف سمٹ آتے ہیں۔

انسان بھی زندگی بھر دنیاوی دھندوں میں مضطرب و منتشر رہتا ہے اور آخر کار اپنے اصل ٹھکانہ قبر میں جا دم لیتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلۡهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ﴿۲﴾ (التکاثر 1-2)

''مال کی کثرت کی حرص نے تمہیں غافل کیے رکھا، یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے۔''

4 وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾: اللہ تعالیٰ نے چوتھی قسم چاند کی تکمیل کی کھائی ہے۔ یعنی جس طرح چاند میں مختلف تغیرات آتے رہتے ہیں کہ پہلے بالکل باریک مٹتے ہوئے نصف دائرے کی طرح ہوتا ہے، پھر آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے اور مکمل ہوجاتا ہے۔ پھر کم ہوتے ہوئے آخر ختم ہوجاتا ہے۔ اسی طرح انسان کا حال ہے کہ بچپن سے لڑکپن اور پھر جوان ہوکر مکمل ہوگیا، پھر دوبارہ کمی و کمزوری کی طرف سفر شروع ہوگیا، آخر کار ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا۔

مذکورہ چاروں قسم کے انقلابات اس بات کی دلیل ہیں کہ انسان کو ہمیشہ ایک حالت میں قرار نہیں ہے بلکہ غیر اختیاری طور پر ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتے جانا یقینی ہے۔ اس لیے مذکورہ قسموں کے جواب میں فرمایا:

لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾: طَبَق کا معنی کسی چیز کا تہہ بہ تہہ ہونا ہے، جیسے آسمانوں کے متعلق فرمایا:

الَّذِيۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا (الملك: 3)

''وہ ذات جس نے سات آسمان تہہ بہ تہہ پیدا کیے۔''

انسان کے ایک حال سے دوسرے حال میں منتقل ہونے کے کئی مفہوم بیان کیے گئے ہیں۔

1 سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ایک حال کے بعد دوسرا حال ہے۔ (بخاری، حدیث: 4940)

2 عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ایک حالت کے بعد دوسری حالت ہے۔ (تفسیر الطبری 30/154) یعنی پہلے دودھ پینے کی حالت، پھر جوانی اور اس کے بعد بڑھاپے کی حالت طاری ہوجاتی ہے۔

3 امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ایک حالت کے بعد دوسری حالت کے ہیں۔ (تفسیر الطبری 30/154) یعنی تنگ دستی کے بعد خوش حالی اور خوش حالی کے بعد تنگ دستی، فقیری کے بعد امیری، بیماری کے بعد صحت وغیرہ۔

قرآن کے الفاظ میں عموم ہے، اس لیے عام معنی مراد لیا جائے تو بہتر ہوگا، مثلاً: انسان نطفہ سے بے شمار تبدیلیوں کے بعد بچہ بنا، پھر انتہائی کمزور و ناتواں حالت میں پیدا ہوا، پھر بچپن اور لڑکپن کے مراحل کو عبور کرتے ہوئے جوانی کو پہنچا، اور پھر دوبارہ کمزوری کی طرف سفر شروع ہوگیا اور آخر کار بڑھاپے تک پہنچ گیا۔ ان مراحل کے دوران بے شمار مصائب، بیماریاں اور حوادثات سے واسطہ پڑا۔ اور پھر قبر میں جا پہنچا اور قبر میں پہنچ کر سفر کا اختتام نہیں ہوگیا بلکہ آخرت کی منازل عبور کرکے آخری ٹھکانہ جنت یا جہنم ہوا۔

حق سے اعراض کیوں؟

فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا مقصد، اس کے حصول کا طریقہ اور نتیجہ بالکل واضح فرمادیا ہے۔ اس کی صداقت بے شمار دلائل کے ساتھ ساتھ خود انسانی زندگی کے ادوار سے بھی ثابت ہے، مثلاً: انسان کی پیدائش، شکل وصورت کی ہیئت، بچپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپا، بیماری، تنگدستی، حوادثات سے واسطہ، موت اور قبر ایسے مراحل ہیں جنہیں ہر انسان عبور کرتا ہے اور اس سے اعراض نہیں کرسکتا، تو پھر حق کو قبول کرنے سے کیوں انکار کرتا ہے؟ کیا اس کے انکار کرنے سے موت اور قبر وحشر کی منازل سے بچ جائے گا اور دربارِ الٰہی کی پیشی سے چھپ جائے گا؟

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ﴿۲۱﴾ السجدة

جن لوگوں نے ضد، ہٹ دھرمی اور تعصب کی وجہ سے حق کا ہر صورت میں انکار کا عزم کر رکھا ہے۔ اور اہل اسلام کی مخالفت میں ادھار کھائے بیٹھے ہیں، ان بدنصیبوں پر وہ کلام الٰہی بھی کوئی اثر نہیں کرتا جس کی وجہ سے پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہوسکتے ہیں۔ بلکہ یہ قرآنی آیات سن کر رجوع وخشوع کی بجائے بغاوت میں مزید بڑھ جاتے ہیں۔ اور قرآن کا واضح انکار یا باطل تاویلات کرکے خود کو مطمئن کرلیتے ہیں۔

لَا يَسۡجُدُوۡنَ سے اکثر اہل علم کے نزدیک حقیقی سجدہ مراد نہیں ہے، بلکہ لغوی معنی جھکنا، عاجزی کرنا، اطاعت کرنا مراد ہے۔ کیونکہ اگر حقیقی سجدہ مراد ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ جب بھی قرآن مجید پڑھا یا سنا جائے تو سجدہ کرنا لازم آئے گا حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ منکر حق پر قرآن عظیم سن کر کسی قسم کا خشوع وخضوع اور عاجزی وانکساری ظاہر نہیں ہوتی۔ البتہ اس آیت کریمہ پر سجدہ تلاوت کرنا ثابت ہے۔ (دیکھیے: مسلم، حدیث: 578)

سجدۂ تلاوت اور اس کا حکم

قرآن حکیم کی تلاوت کرتے وقت جو سجدہ کیا جاتا ہے اسے سجدۂ تلاوت کہا جاتا ہے۔

سجدۂ تلاوت کے حکم اور تعداد کے بارے میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے۔

1 امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک سجدۂ تلاوت واجب ہے اور قرآن مجید میں ان کی تعداد چودہ ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1 سورۃ الاعراف، آیت: 206
2 سورۃ الرعد، آیت: 15
3 سورۃ النحل، آیت: 50
4 سورۃ الاسراء، آیت: 109
5 سورۃ مریم، آیت: 58
6 سورۃ الحج، آیت: 18
7 سورۃ الفرقان، آیت: 60
8 سورۃ النمل، آیت: 26
9 سورۃ آلم سجدۃ، آیت: 15
10 سورۃ ص، آیت: 24
11 سورۃ حم سجدۃ، آیت: 38
12 سورۃ النجم، آیت: 62
13 سورۃ الانشقاق، آیت: 21
14 سورۃ العلق، آیت: 19

2 امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک سجدۂ تلاوت مستحب ہے اور ان کی تعداد چودہ ہے،

البتہ وہ سورۃ الحج میں دوسجدوں آیت :18 اور 77 کے قائل ہیں اور سورۃ ص کے سجدہ کے قائل نہیں ہیں۔

③ امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک سجدۂ تلاوت مستحب ہے اور ان کی تعداد پندرہ ہے، یعنی وہ سورۃ الحج کے دونوں سجدے اور سورۃ ص کے سجدہ کے بھی قائل ہیں۔

④ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک بھی سجدۂ تلاوت مستحب ہے اور ان کی تعداد گیارہ ہے یعنی وہ سورۃ الحج کے دوسرے سجدہ اور سورۃ النجم، سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق کے سجدوں کے قائل نہیں ہیں۔

ملاحظہ:

راجح بات مستحب ہونے کی ہے۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پاس سورۃ النجم کی تلاوت کی اور آپ ﷺ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔ (بخاری، حدیث: 1072۔ مسلم، حدیث: 577)

ایک دفعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورۂ نحل تلاوت کی اور سجدہ والی آیت پر نیچے اُتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آئندہ جمعہ بھی انہوں نے وہی آیات تلاوت کیں، تو فرمایا:

اے لوگو! ہمیں ان سجدوں کا حکم نہیں دیا گیا، لہٰذا جو شخص یہ سجدے کرے گا اسے اجر وثواب ملے گا اور جو نہ کرے گا اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (بخاری، حدیث: 1077)

سیدنا عمر، ابن عمر رضی اللہ عنہما، امام شافعی، امام مالک، امام احمد، امام اوزاعی اور امام لیث رحمہم اللہ بھی اسی بات کے قائل تھے۔ (المغنی لابن قدامۃ 2/364)

سجدۂ تلاوت کی تعداد کے بارے میں راجح قول پندرہ سجدوں والا ہے۔ (دیکھیے: ابوداود، حدیث: 1401۔ ابن ماجہ، حدیث: 1057)

سورۃ الحج کے دوسرے سجدہ والی روایت میں ضعف ہے مگر صحابہ کرام اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل رہا ہے۔ شیخ الالبانی اور مبارکپوری بھی اس کے قائل ہیں۔ (تمام المنۃ، ص: 270۔ تحفۃ الاحوذی 3/213)

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

اسلام دشمن کچھ وہ لوگ ہیں جو دلوں کا زہر زبان سے اُگلتے رہتے ہیں یا قلم سے اظہار کرتے رہتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے افراد بھی ہوتے ہیں جو قوت گویائی اور قوت قلم سے محروم ہوتے ہیں یا اسباب ووسائل دستیاب نہیں ہوتے یا بزدلی کی وجہ سے اظہار نہیں کرتے البتہ دل ہی دل میں اسلام یا اہل اسلام کے خلاف زہر کے گھونٹ پیتے رہتے ہیں۔ اور موقعہ ملنے پر منہ پھٹ لوگوں کی تائید کرکے تعاون کرتے رہتے ہیں اور ان مجلسوں کی رونق بنتے ہیں جو اسلامی تعلیمات، اسلامی نظام اور اہل ایمان کے کلچر پر پھبتیاں کستے ہیں۔

ایسے لوگ دہرے مجرم ہوتے ہیں اس لیے اُن کو بھی استہزاء کے انداز میں کہا گیا کہ ان کو دردناک عذاب کی بشارت سنا دو۔ بشارت تو اچھی بات کی ہوتی ہے لیکن اسلامی تعلیمات کا مذاق اُڑانے والوں کو عذاب کی بشارت بھی مذاق کے انداز میں کہی گئی ہے جیسے مجرم کو پولیس گرفتار کرکے اچھی طرح مرمت کرتی ہے اور پھر گھسیٹ کر کہتی ہے کہ چل تجھے نانکے (ننھیال) لے کر چلیں۔

البتہ جو لوگ اپنی سابقہ روش چھوڑ کر صحیح ایمان اور عمل صالح کے خوگر ہو جائیں اور اس پر ان کی موت آئے تو ان کے سابقہ تمام جرم معاف کردیے جائیں گے اور ان کے لیے ایسا اجر ہوگا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

پرچہ فہم قرآن کورس

وقت 20 جولائی 2018ء تک　　کل نمبر: 100　　پاس مارکس: 40

ملاحظہ: تمام سوالات حل کریں، تمام کے نشانات مساوی ہیں

سوال نمبر ۱۔ سورۃ الانشقاق کا خلاصہ اور ماقبل سورت سے ربط تحریر کریں۔

سوال نمبر ۲۔ سورۃ الانشقاق کی آیت نمبر 7 تا 13 کا لفظی ترجمہ تحریر کریں۔

سوال نمبر ۳۔ سورۃ الانشقاق کی آیت نمبر 19 تا 25 کا بامحاورہ ترجمہ لکھیں۔

سوال نمبر ۴۔ مندرجہ ذیل قرآنی الفاظ کا اُردو میں استعمال لکھیں۔

بصیرا، انشقت، طبق، مسرورا، اھلہ

سوال نمبر ۵۔ مندرجہ ذیل کلمات کے صیغے حل کریں۔

یحاسب، لترکبن، اتسق، یوعون، لا یسجدون

سوال نمبر ۶۔ سورۃ الانشقاق میں کتنی قسم کے لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے مفصل تحریر کریں۔

سوال نمبر ۷۔ مندرجہ ذیل مشکل الفاظ کے معانی لکھیں۔

حقت، تخلت، لن یحور، ثبورا، ممنون

سوال نمبر ۸۔ مندرجہ ذیل میں سے صحیح وغلط کی نشاندہی کریں:

① سورۃ الانشقاق کا نزولی نمبر 87 ہے۔　② سورۃ الانشقاق کی 15 آیات ہیں۔

③ سورۃ الانشقاق میں 525 حروف ہیں۔　④ سورۃ الانشقاق میں 106 کلمات ہیں۔

⑤ سورۃ الانشقاق کا سجدہ تلاوت نمبر 13 ہے۔

سوال نمبر ۹۔ حساب یسیر سے کیا مراد ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں قلمبند کریں۔

سوال نمبر ۱۰۔ سجدۂ تلاوت کے بارہ میں ائمہ کا اختلاف بمعہ قول راجح تحریر کریں۔